213

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

جلد ۲۵	۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ر نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو کل سے نزلہ و زکام کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لیے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلِ خدا اچھی ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی امتہ الحکیم کو بخار ہے۔ احباب صحت کے لیے دعا کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صداقتِ احمدیت کے زندہ نشانات

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے نہیں۔ کیا ... ہیں

"... نشان دکھلایا جاتا ہے۔ آہ کیسے غافل دل ہیں۔ کہ پھر قبول نہیں کرتے۔ ہم ان متواتر نشانوں سے ایسے یقین سے بھر گئے ہیں۔ جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس آبِ زلال سے ایک قطرہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ ان بدقسمتی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کوئی قوم نہیں۔ جس میں میرے نشان ظاہر نہیں ہوئے اور کوئی فرقہ نہیں۔ جو میرے نشانوں کا گواہ نہیں۔ اگر ان نشانوں کے گواہ دس کروڑ بھی کہیں۔ تو کچھ مبالغہ نہیں ہوگا۔ مگر مخالفوں کے حال پر رونا آتا ہے۔ کہ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اگر یہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے حضرت عیسیٰ بن مریم کے وقت میں یہودیوں کو دکھلائے جاتے تو وہ ضربت علیہم الذلۃ کے مصداق نہ ہوتے۔ اور اگر لوط کی قوم ان نشانوں کا مشاہدہ کرتی۔ تو وہ ایک بھاری زلزلہ سے زمین کے نیچے نہ دبائی جاتی۔ مگر افسوس ان دلوں پر کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوئے۔ اور ہر ایک تاریکی سے زیادہ ان کے دل کی تاریکی بڑھ گئی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۹۸ و ۲۹۹)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو

ولائت میں موٹر کا خطرناک حادثہ

الحمد ثم الحمد للہ خدا کے فضل نے بال بال بچا لیا

ولائت سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادگان مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے اور مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے جو ان دنوں میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک انگریز دوست کی دعوت پر آکسفورڈ سے باہر اسی دوست کی موٹر میں جا رہے تھے۔ اس میں ایک دوسرا انگریز دوست بھی تھا۔ آکسفورڈ سے چند میل باہر نکل کر جبکہ موٹر اچھی تیز رفتار میں جا رہی تھی۔ اور بارش کی وجہ سے سڑک گیلی تھی۔ ایک موڑ پر موٹر نے سکڈ کیا۔ یعنی یکلخت اچھل کر سڑک کے ایک طرف ایک کھائی میں جا گری۔ اور گرتے ہوئے بالکل الٹ گئی۔ یعنے پہیے اوپر کو ہو گئے۔ اور چھت زمین سے لگ گئی۔ اور اس زور کا ٹکراؤ ہوا۔ کہ موٹر کے دو دروازے بالکل چکنا چور ہو گئے۔ جن میں سے ایک دروازہ زمین کے اندر گہرا دھنس گیا۔ اور صرف ایک دروازہ کھلا رہا۔ مگر یہ خدا کا خاص فضل ہوا۔ کہ صاحبزادگان موصوف اور ان کے انگریز ساتھی بالکل محفوظ رہے۔ اور صرف ایک انگریز دوست کو سر پر خفیف سی چوٹ آئی۔ اس کے بعد موٹر کو ایک کرین کے ذریعہ اٹھا کر ایک دوسری موٹر کی مدد سے آکسفورڈ واپس پہونچایا گیا:۔

جائے حادثہ کے قریب ہی ایک انگریز کا مکان تھا۔ جس نے بہت امداد کی اس مکان کی خاتون حیران تھی۔ کہ ایسے حادثہ کے بعد یہ لوگ کس طرح بچ گئے۔ حقیقتاً یہ ایک خدا کا خاص فضل ہوا۔ کیونکہ موٹر کے الٹنے سے اس کا پٹرول بھی سب بہنے لگ گیا تھا۔ اور آگ لگنے کا سخت خطرہ تھا۔ اور اگر خدانخواستہ آگ لگ جاتی تو حادثہ سے بچ جانے کے باوجود بچاؤ کی بظاہر کوئی صورت نہیں تھی۔ [illegible] موٹر کا صرف ایک دروازہ سالم تھا۔ جس میں سے صاحبزادگان جو موٹر میں [illegible] ایک ایک کر کے آہستہ آہستہ باہر نکل سکے تھے:۔

خدا تعالیٰ [illegible] صاحبزادگان کو معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھا۔ جہاں ہمیں [illegible] کہ [illegible] نے محض اپنے فضل و کرم سے [illegible] شکر کرنا چاہیئے۔ وہاں یہ دعا بھی [illegible] کہ [illegible] اس فضل کا صمیم قلب سے [illegible] آئندہ بھی اپنے فضل کا مورد بنا[illegible] اور بخیر و عافیت واپس لائے:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریری بیعت

نمبر	نام
۱۴۷۶	فضل بی بی صاحبہ ضلع ڈیرہ دون
۱۴۷۷	بھاگ بھری صاحبہ "
۱۴۷۸	زہرہ بی بی صاحبہ ضلع سرگودہا
۱۴۷۹	منظور حسین صاحب "
۱۴۸۰	خان محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۴۸۱	عنائت بیگم صاحبہ " امرتسر
۱۴۸۲	رسول بیگم صاحبہ اہلیہ میاں نور الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۴۸۳	تاج بیگم صاحبہ "
۱۴۸۴	فضل بی بی صاحبہ "
۱۴۸۵	چراغ بی بی صاحبہ "
۱۴۸۶	سردار بیگم صاحبہ "
۱۴۸۷	حسین بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۱۴۸۸	رسول بیگم صاحبہ بنت میاں عمر الدین صاحب "
۱۴۸۹	محمد اسمٰعیل صاحب "
۱۴۹۰	بشیر احمد صاحب ولد میاں ظہور الدین صاحب "
۱۴۹۱	محمد اسحاق صاحب "
۱۴۹۲	غلام محمد صاحب "

دستی بیعت

نمبر	نام
۱۴۹۳	بشیر احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۴۹۴	اللہ رکھا صاحب "
۱۴۹۵	نور الدین صاحب "

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کی دختر کی وفات

قادیان ۱۴ نومبر۔ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا کی دختر فضل النساء بیگم بعمر ۱۳/۱۴ سال یوں تو اکثر بیمار ہی رہتی تھی۔ لیکن قریباً بائیس روز شدید بیمار رہنے کے بعد ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء کو گیارہ بجے شب فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج صبح گیارہ بجے جنازہ اٹھایا گیا۔ اور مقبرہ بہشتی کے قریب باغ میں ۱۲ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں ناظر صاحبان کے علاوہ دوسرے دوست اور سکولوں کے طلباء بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ اور اس طرح بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ مرحومہ کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔

مولوی رحمت علی صاحب [illegible] کے موقعہ پر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب نے [illegible] کا اظہار کیا۔ اور انہیں ہر طرح تسلی دی مرحومہ چھوٹی سی عمر میں ہی احمدیت کے متعلق عمدہ واقفیت اور جوش رکھتی تھی۔ ہم اس صدمہ میں مولوی رحمت علی صاحب اور انکے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے:۔

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے سکرٹری کا انتخاب

لاہور۔ ۱۰ نومبر کو احمدیہ ہوسٹل میں انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا جس میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سال رواں کے لئے سکرٹری منتخب کیا گیا:۔

نصیر احمد شاہ بی۔ اے (آنرز) سٹوڈنٹ

ایک مجاہد بھائی کیلئے درخواست دعا

سید شاہ محمد صاحب مجاہد تحریک جدید کے متعلق جو ایک مخلص اور جوشیلے احمدی نوجوان ہیں اور سنگاپور سے بٹاویہ جاوا چلے گئے ہیں۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ احباب اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے جو تبلیغ اسلام کے لئے اپنے وطن اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ انہیں صحت دے۔ اور دین کی شاندار خدمات سرانجام دینے کی توفیق بخشے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ - رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

214

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی نہایت مبارک تحریک

اتحادِ اقوام و مواخاتِ عالم کے قیام کا نہایت مؤثر ذریعہ

۱۹۲۷ء کا منحوس زمانہ

مختلف اقوامِ ہند کے باہمی تعلقات کی تاریخ میں ۱۹۲۷ء کا سال نہایت منحوس سال تھا۔ جس میں اُس مجسمۂ معصومیتؐ۔ اس پیکرِ حلم و عفوؐ۔ اور اس سراپا شفقت و نورؐ کی توہین کی گئی۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے تمام دُنیا کے لئے رحمت بن کر آیا۔ یُوں تو اعدائے اسلام۔ مذہب اسلام کے نورانی چہرہ اور داعیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نہایت پاک اور اطہر سیرت کو مفتریات اور کذب بیانیوں کے غبار سے آلودہ کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وقت بعض معاندینِ حق نے اپنے کینہ و بغض کو انتہا تک پہونچا دیا چنانچہ ،، رنگیلا رسُول ،، ایسی امن سوز اور ناپاک کتاب اور رسالہ ،، ورتمان ،، کی نہایت اشتعال انگیز تحریرات اسی زمانہ کی پیداوار ہیں۔ جن کے باعث ہندوستان میں فرقہ وارانہ منافرت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی کشمکش اور ناچاقی انتہا کو پہونچ گئی۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہندوستان کا خرمنِ امن ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہوجائے گا ؛

مُسلمانوں کے مشتعل جذبات کی تسکین کی تجویز

ایسے نازک موقعہ پر جبکہ ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کے تحفظ کا سوال تھا۔ اور دوسری طرف نہ صرف مشتعل جذبات کو فرو کرکے امن و آشتی کی مستقل صورت نکالنے کی بلکہ باہمی دوستانہ اور روادارانہ تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مُسلمانوں کے مشتعل جذبات کی تسکین کے لئے یہ تجویز فرمائی۔ کہ

،، ۲۲۔ جولائی ۱۹۲۷ء کو ہر شہر اور ہر قصبہ میں عام جلسہ کیا جائے۔ جس میں ان ہتک آمیز تحریروں کے خلاف جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق پچھلے دنوں ہندوؤں کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ پروٹسٹ کیا جائے۔ اور گورنمنٹ کو اس فتنہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے ؛؛

(الفضل ۱۹ - جولائی ۱۹۲۷ء)

نیز فرمایا :-

،، دُنیا کو بتایا جائے۔ کہ مسلمان ہر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جس چیز کو برداشت نہیں کرسکتے وُہ یہ ہے۔ کہ کوئی اللہ تعالےٰ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق گندے الفاظ استعمال کرے۔ یا اسلامی تعلیم کی ہتک اور تذلیل کی کوشش کرے۔ چونکہ مسلمان امن کے ساتھ زندگی بسر کرتے اور کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جن کی خاطر یہ کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کا نام بلند کرنے کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے ہی حکم دیا ہے۔ کہ ہر معاملہ میں امن کو کام میں لاؤ۔ پس ان کے حکم کی وجہ سے ہی مسلمان ان معاملات میں بھی کسی قسم کی زیادتی کو پسند نہیں کرتے۔ مگر اس وقت خاموش بھی نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ہر ممکن اور جائز ذریعہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عزت قائم کرنے سے دریغ نہ کریں گے ؛؛ (ر۔ر)

حکومت پر اثر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں کی طرف سے جلسے منعقد کئے گئے۔ اور تمام ہندوستان مسلمانوں کی متحدہ صدائے احتجاج سے گونج اُٹھا۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان میں بھی جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام جلسے منعقد کئے گئے۔ اس وقت مسلمانانِ ہند نے اتحاد اور ہم آہنگی کے وُہ خوشکُن مناظر پیش کئے۔ کہ اس سے پہلے شاید ہی چشمِ فلک نے کبھی دیکھے ہوں۔ غرض حضور کی راہنمائی میں تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے متحدہ آواز بلند کی۔ جس کا حکومت پر بھی خاطر خواہ اثر ہُوا۔ چنانچہ حکومت کی توجہ قانون کی اصلاح کی طرف مبذول ہُوئی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مطالبہ پر کہ قانون مروجہ کے نقائص کو دُور کرکے ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے ذریعہ ہر مذہب کے پیشواؤں اور بانیانِ مذاہب کی توہین کا کما حقہٗ انسداد ہوسکے۔ حکومت نے اس قسم کا ایک مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کرنا منظور کرلیا۔ چنانچہ ۲۲ اگست ۱۹۲۷ء کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے باقاعدہ طور پر قانون میں ترمیم کرنے کا اعلان کیا گیا ؛

ذہنیتوں میں تبدیلی پیدا کرنیکی کوشش

یہ تو قانون کے ذریعہ فتنہ کے انسداد کے لئے سعی کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں کی ذہنیتوں میں تبدیلی پیدا کرنے اور ان کے غلط خیالات کو دور کرنے کے لئے بھی آپ نے ایک تجویز فرمائی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسے منعقد کرنے کی تحریک کرتے ہُوئے آپ نے فرمایا :-

،، اب میں جو بات بیان کرتا ہوں وُہ نہایت اہم ہے۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک زندگی سے مخالفین اسلام کو واقف کرنے کے لئے اس سال ۲۰۔ جون کو تمام ہندوستان میں جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں ان تین مضامین پر تقریریں ہوں :-

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا قربانیاں پیش کیں۔ (۲) آپ کی پاکیزہ زندگی (۳) سیاسی اور تمدنی ترقی کے لئے آپ کے ارشادات۔ ان مضامین پر تقریریں کرنے والے کم از کم ایک ہزار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے نام پیش کریں ؛؛

پھر آپ نے ۶ - جنوری ۱۹۲۸ء کے خطبہ جُمعہ میں ان جلسوں کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے تشریح فرمائی۔ اور ۲۰ جون کے جلسوں کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔ چونکہ لوگوں کو آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کرنے کی جرأت اس لئے ہوتی ہے کہ وُہ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں یا اس کو وُہ سمجھتے ہیں۔ دوسرے لوگ ناواقف ہیں۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے حالاتِ زندگی اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہوجائے۔ اور کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جُرأت نہ ہو۔ جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ واقف کے سامنے ایسے کوئی حملہ نہیں کرتا۔ کہ وُہ دفاع کردیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے۔"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء)

۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء کے خطبہ میں حضور نے پھر اس تحریک کا اعادہ فرمایا اور جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے ایک ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی۔

مبارک تجویز پر عمل

غرض یہ تھی وہ مبارک تجویز جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور اس نور کے فدائی نے اپنے محبوب کی عظمت وشان کے اظہار کے لئے پیش کی۔ اس وقت سے لیکر اب تک ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں جہاں جہاں احمدیت کا علم نصب ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔ آپ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا جاتا ہے ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی غرضیکہ ہر مذہب کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق تقریریں کریں۔ جلسوں میں ہر مذہب وملت کے شرفا اور معززین شریک ہوتے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپکی تعلیم سے واقفیت پیدا کرتے ہوئے اپنے دلوں میں یہ احساس لے کر جاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں بنی نوع انسان کے حقیقی خیر خواہ اور حق وصداقت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ اور کہ آپ کا اسوۂ حسنہ ہر شخص کے لئے قابل تقلید ہے۔ خواتین کے الگ جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں معزز غیر مسلم خواتین بھی تقریریں کرتی۔ اور افضل الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنا ہدیۂ عقیدت پیش کرتی ہیں۔ غرض یہ جلسے اپنی رونق اور ظاہری و باطنی فوائد کے لحاظ سے بہت ہی مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

۱۹۳۷ء کے سیرت النبیؐ کے جلسے

اس سال بھی خدا تعالے کے فضل سے ۳۱ اکتوبر کو جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ قادیان کے زیر اہتمام ہندوستان کے مختلف شہروں اور غیر ممالک میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے گئے۔ ان کے متعلق ہمیں جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اور جو "الفضل" میں اختصار کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ ان سے ان جلسوں کی اہمیت اور کامیابی بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

غیر مسلم معززین کی شمولیت

چنانچہ تمام ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں مثلاً۔ لاہور۔ دہلی۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ۔ بوگرہ۔ سکندر آباد۔ حیدر آباد۔ کولمبو لنکا اور دیگر بہت سے مقامات میں مسلمانوں کے علاوہ اعلےٰ طبقہ کے غیر مسلم اصحاب نے بھی نہائت شوق سے ان جلسوں میں شرکت کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کر کے آپکے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ چنانچہ جلسہ کٹک میں آنریبل وزیر اعظم اڑیسہ مسٹر بسوا ناتھ داس اور کولمبو میں غیر مسلم میئر نے صدارت کی۔ اور اسی طرح دوسرے مختلف مقامات کے جلسوں میں بھی نہ صرف غیر مسلم اصحاب نے نہائت شوق سے کرسی صدارت کو قبول کیا۔ بلکہ تقریروں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ڈھاکہ میں جگن ناتھ کالج ہال میں جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت جناب ہری داس صاحب بھٹہ چاریہ مشہور پروفیسر آف فلاسفی ڈھاکہ یونیورسٹی نے کی۔ غیر احمدی معزز اصحاب کے علاوہ چارو شیلا دیوی صاحبہ پرنسپل آنند شرم بابو گریش چندرا ناگ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر تقریریں کیں۔ بوگرہ میں جلسہ جناب ایس کے گوہا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ لاہور میں رائے بہادر لالہ مکند لال صاحب پوری ایم۔ اے (آکسفورڈ) بیرسٹر ایٹ لاء، ایم۔ ایل۔ اے جلسہ کے صدر تھے۔ اور مندرجہ ذیل غیر مسلم اصحاب نے تقریریں کیں۔ سردار نہال سنگھ صاحب ایڈووکیٹ سردار جھنڈا سنگھ صاحب ایڈووکیٹ۔ مسٹر سوم جی رستم جی بیرسٹر ایٹ لاء۔ ملک جیون لال صاحب کپور بیرسٹر ایٹ لاء۔ لالہ امرناتھ صاحب چوپڑہ ایڈووکیٹ۔ ڈاکٹر سندر ناتھ صاحب سکرٹری برہمو سدھن آشرم۔ سکندر آباد میں پنڈت لکشمی نرسیہ صاحب وکیل ہائیکورٹ اور حیدر آباد میں پنڈت بشمبر دیال صاحب وکیل ہائی کورٹ مقررین میں شامل تھے گنج (لاہور) میں پنڈت بہاری لال صاحب نے دہلی میں دوسرے مسلم اکابر کے علاوہ مسٹر این۔ ڈی۔ بھنڈاری پرنسپل ہندو کالج نے جلسہ مستورات میں ہیڈ مسٹریس انڈر پرنسپل مشن گرلز ہائی سکول نے۔ قصور میں سردار عجائب سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر اور لالہ جگناتھ صاحب سیال بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر نے۔ کوئٹہ میں مسٹر ٹی۔ ایس کپور بی۔ اے (آنرز) بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ اے وی ہائی سکول۔ مسٹر جگت رام صاحب بی۔ اے اور مسٹر جگت سنگھ صاحب سکرٹری ینگ مین سکھ ایسوسی ایشن نے تقریریں کیں۔ کوئٹہ میں جلسہ کے صدر جناب رائے صاحب رتن چند صاحب ای۔ اے۔ سی۔ ریٹائرڈ وپریذیڈنٹ سناتن دھرم سبھا تھے۔ پشاور میں پہلے اجلاس کے صدر ایک معزز مسلم خان بہادر غلام صمدانی خان صاحب ریٹائرڈ افسر مال تھے۔ دوسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر سری رام صاحب ایم۔ اے نے کی جس میں غیر مسلم مقرر مسٹر جان مائیکل بی۔ اے بی۔ ٹی تھے۔

ان جلسوں کی غیر معمولی کامیابی اور ان کے متعلق شریف اور معزز غیر مسلموں کی روز افزوں دلچسپی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے متعلق نہ صرف صحیح واقفیت حاصل کرنے کا بلکہ اس کی بنا پر خراج تحسین ادا کرنے کا بے حد اشتیاق پایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ان جلسوں نے مختلف قوموں میں اتحاد اور رواداری کی جو روح پھونکی ہے اس کے پیش نظر وہ اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی یہ تحریک نہائت ہی خوشکن نتائج کا موجب ہو رہی ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور یہ بھی فرما چکے ہیں۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ اگر اپنے پیشواؤں کے متعلق اسی قسم کے جلسے منعقد کریں۔ تو جماعت احمدیہ ان میں بڑی خوشی سے حصہ لے گی۔ اور پوری طرح تعاون کرے گی اگر دیگر مذاہب کے لوگ اس کے لئے تیار ہوں۔ تو باہمی تعلقات کے خوشگوار ہونے میں بہت جلد کامیابی ہو سکتی ہے۔

دنیا کے روحانی اتصال کی ضرورت

آج سائنس کی ترقی نے ظاہری اور جسمانی لحاظ سے تمام دنیا کو متحد کر دیا ہے اور نئے نئے ذرائع مواصلات نے تمام دنیا کو گویا ایک گھر اور تمام لوگوں کو ایک گھر کے افراد کی طرح بنا دیا ہے۔ دنیا کا یہ ظاہری اتصال ایک روحانی نگاہ رکھنے والے مبصر کے لئے یقیناً اس روحانی اتصال اور مواخات عالم کا پیش خیمہ ہے جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور جو اسلام کا سب سے بڑا نصب العین ہے۔ اور جس کے قیام کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عمل میں آئی۔ اتحاد عالم کے لئے اہل مغرب کی کوششیں ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جہاں مغرب کو اس بارے میں ناکامی کا موُنہہ دیکھنا پڑا ہے۔ وہاں مشرق کو خدا تعالے کامیاب کرنا چاہتا ہے۔ قدیم لاطینی محاورہ ہے Oriente lux یعنے روشنی مشرق سے آتی ہے۔ پس اس کامیابی کا سہرا انشاء اللہ مشرق کے ہی سر ہوگا۔ سر زمین مشرق میں خدا تعالے کا ایک مامور اور اس کے بعد آپ کے خلفا علیہم السلام کی کوششوں سے عالمگیر اتحاد کا بیج ڈالا جا رہا ہے یہ بیج اگے گا۔ پھیلے گا اور پھلے گا۔ اور ایک وقت آئیگا۔ کہ وہ ایک تناور درخت بن جائیگا۔ جس کے سایہ میں تمام دنیا کے لوگ امن و آسائش حاصل کریں گے۔ اور یہ دنیا صحیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ شفاعت اسلامی تعلیم کی روشنی میں

(۲)

مسئلہ شفاعت پر بحث کرتے ہوئے ایک گزشتہ پرچہ میں قرآن کریم کی ان آیات کا ذکر کیا گیا تھا۔ جن میں اس مسئلہ کا ذکر آتا ہے۔ آج اسی سلسلہ میں بعض احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ اور یہ ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عیسائی جو بغیر سوچے سمجھے مسئلۂ شفاعت پر اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ اُن کی الہامی کتب میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ اور ان کا قرآن کریم پر مسئلۂ شفاعت کے باب میں اعتراض کرنا دراصل اپنی مسلمہ الہامی کتب کی بعض تعلیموں کو دور از عقل قرار دینا ہے

احادیث میں شفاعت کا ذکر

احادیث میں آتا ہے:۔

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃٌ مستجابۃٌ فتعجّل کل نبی دعوتہ وانی اختبأتُ دعوتی شفاعۃً لامتی۔ الیٰ یوم القیامۃ فھی نائلۃٌ ان شاء اللہ من مات من امتی لا یشرک باللہ شیئاً (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الدعوات فی طریق الدعاء صـ۱۹۴) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لئے ایک دُعا ایسی ہوتی ہے جو بالضرور قبول کی جاتی ہے۔ انبیائے سابقین نے تو جلدی سے یہ دُعا مانگ لی۔ مگر میں نے اسے اپنی امت کی شفاعت کے لئے رکھ چھوڑا ہے جس سے ہر اس شخص کو حصہ ملے گا جو میری امت میں سے ہوا۔ اور جس کی موت اسلام پر ہُوئی ۔

۲۔ ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی اللھم رب ھٰذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمدًا ن الوسیلۃ والفضیلۃ والبعثہ مقامًا محمودًا ن الذی وعدتہٗ اور اس پر مداومت اختیار کی۔ حلّت لہ شفاعتی یوم القیامۃ قیامت کے دن اُسے میری شفاعت سے حصہ ملیگا (بخاری جلد ۳۔ کتاب تفسیر القرآن سورۃ بنی اسرائیل صـ۱۰۲)

۳۔ حدثنا عمران بن حصینٍ رضی اللہ عنھما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یخرج قومٌ من النار بشفاعۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فید خلون الجنۃ یسمون الجھنمیین (بخاری جلد ۴۔ کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار صـ۹۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک قوم دوزخ سے بچائی جائے گی۔ اور وہ لوجہ میری شفاعت کے جنت میں داخل کی جائیگی۔ جسے جہنمی کہکر پکارا جائے گا ۔

۴۔ ایک اور حدیث میں جس کے راوی حضرت ابوہریرہ ہیں۔ اس میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیامۃ۔ کہ حضور کی شفاعت سے قیامت کے روز کون شخص زیادہ حصہ لے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الٰہ الا اللہ خالصًا من قبل نفسہٖ۔ کہ میری شفاعت سے اس روز اُسے ہی زیادہ حصہ ملیگا۔ جس نے خلوص نیت اور سچائی سے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا۔ اور اس پر عمل پیرا ہُوا۔ (بخاری جلد ۴۔ باب صفۃ الجنۃ والنار۔ کتاب الرقاق صـ۹۳)

۵۔ ایک اور حدیث میں تفصیل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کیفیت کا یوں اظہار فرماتے ہیں۔ جبکہ قیامت کے دن لوگ اضطراب و گھبراہٹ میں انبیائے سابقین کے حضور یہ عرض کرجائیں گے۔ کہ آپ ہماری شفاعت کریں۔ مگر وُہ ان کی خواہش کو پورا نہ کرسکینگے۔ اور لوگوں کی شفاعت کی جُرأت نہ کریں گے۔ تب فرماتے ہیں۔ فیأتونی۔ وُہ میرے پاس آئیں گے۔ فاستاذن علیٰ ربی فاذا رایتہٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشاء اللہ ثم یقال ارفع راسک سل تعطہ وقل یسمع واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنی ثم اشفعُ فیحد لی حدًا۔ ثم اخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدًا مثلہ فی الثالثۃ اوالرابعۃ حتٰی ما بقی فی النار الا من حبسہ القراٰن (بخاری جلد ۴ کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار صـ۹۳)

جب وُہ میرے پاس آئیں گے۔ تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا اور جب میں اس کے جلال کا مشاہدہ کروں گا۔ تو میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اور جتنی دیر وُہ چاہے گا۔ میں سربسجود رہوں گا۔ تب مجھے کہا جائے گا۔ کہ اب اپنے سر کو اٹھا۔ جو تو مانگیگا وُہ سب کچھ تجھے دیا جائے گا۔ جو تو کہے گا۔ وُہ سب سُنا جائے گا۔ اور تو شفاعت کر۔ کہ تیری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ تب میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا۔ اور میں اپنے رب کی اس رنگ میں تسبیح و تحمید کروں گا۔ جو وہ اس وقت مجھے خود سکھلائے گا۔ تب اس کے بعد میں شفاعت کروں گا۔ جس پر میرا خدا مجھے لوگوں کا ایک حصہ دے گا۔ اور ان کو دوزخ سے بچا کر مَیں جنت میں داخل کروں گا۔ اور پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اس کے بعد وہی کچھ مجھے کہا جائے گا۔ اور وَیسا ہی عمل میں آئے گا۔ تب تیسری۔ اور چوتھی بار میں پھر سجدے میں گروں گا۔ اور پھر دعائیں مانگونگا اور اپنی امت کی شفاعت کروں گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میری اس شفاعت کرنے کے بعد دوزخ کا وُہی شخص مستحق ہوگا۔ جس کے لئے تمام دروازے قرآن نے بند کر دئے اور جو ہر رنگ میں مورد غضب الٰہی تھا۔ اور جس کے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی نہیں تھا۔ اور جس نے دُنیا میں کچھ بھی خوفِ خدا نہ رکھا تھا۔ اور قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔ اور اسے یاد ہی نہ رہا۔ کہ اس کے پیدا ہونے کی کیا غرض تھی۔ اور یہ کہ دُنیا فانی ہے۔ اور آخر وہی گھر باقی اور دائمی ہے۔ اس قسم کے لوگ ہی اس شفاعت سے محروم رہیں گے۔ وگرنہ جن کے اندر بشاشت ایمان ہوگی۔ وُہ اس سعادت سے حصہ لیں گے۔ اور ابدی جنت اور رضائے الٰہی کے مستحق ہونگے۔

بائیبل میں شفاعت کا ذکر

بائیبل میں بھی شفاعت تسلیم کی گئی ہے۔ اور انبیائے کرام میں سے بعض نے جب شفاعت کی۔ تو خدا نے ان کی شفاعت کو قبول کیا۔ چنانچہ:۔

(۱) پیدائش میں اس واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ کہ ملائکہ جب قوم لوط کے عذاب کی خبر لے کر حضرت لوط کے پاس جانے لگے۔ تا حضرت لوط علیہ السلام۔ اور ان کے متبعین اپنے بچاؤ کی جگہ تلاش کر لیں۔ تو راستے میں خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انہوں نے حضرت اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ اور پھر خوشخبری کا سنانے کے بعد انہوں نے بتلایا۔ کہ ہم اس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ خداتعالےٰ کے حضور گر گئے اور انہوں نے دعا کرتے ہوئے خدا سے کہا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے گا۔ شائد پچاس صادق اس شہر میں ہوں۔ کیا تو اسے ہلاک کرے گا۔ اور ان پچاس صادقوں کی خاطر جو اس کے درمیان ہیں۔ اس مقام کو نہ چھوڑے گا۔ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے۔ کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے۔ اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔ یہ تجھ سے بعید ہے۔ کیا تمام دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا۔ اور خداوند نے کہا کہ اگر میں سدوم میں شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤں۔ تو میں ان کے واسطے تمام مکان کو چھوڑ دوں گا۔ تب ابراہام نے جواب دیا۔ اور کہا کہ اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی۔ اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں۔ شائد پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں۔ کیا ان پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کرے گا اور اس نے کہا۔ اگر میں وہاں پینتالیس پاؤں تو نیست نہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا شائد وہاں چالیس پائے جائیں تب اس نے کہا کہ میں ان چالیس کے واسطے بھی نہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا میں منت کرتا ہوں۔ کہ اگر خداوند خفا نہ ہوں۔ تو میں پھر کہوں۔ شائد وہاں تیس پائے جائیں۔ وہ بولا کہ اگر میں وہاں تیس پاؤں۔ تو میں یہ نہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا دیکھ میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی۔ شائد وہاں بیس پائے جائیں وہ بولا میں بیس کے واسطے بھی اسے نیست نہ کروں گا۔ تب اس نے کہا۔ میں منت کرتا ہوں۔ کہ خداوند خفا نہ ہوں۔ تب میں فقط اب کی بار پھر کہوں شائد وہاں دس پائے جائیں۔ وہ بولا میں دس کے واسطے بھی اسے نیست نہ کروں گا۔ جب خداوند ابراہام سے باتیں کر چکا تو چلا گیا۔ اور ابراہام اپنے مقام کو پھرا"۔

(پیدائش ۱۸/۲۳ تا ۳۳)

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔ فلما ذھب عن ابراھیم الروع وجاءته البشرى يجادلنا فى قوم لوط ان ابراھيم لحليم اواه منيب (سورہ ھود) کہ جب ابراہیم کے دل سے خوف دور ہوا۔ اور ان کو اولاد کی خوشخبری ملی۔ تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے۔ بے شک ابراہیم بڑے بردبار۔ بڑے نرم دل اور ہر بات میں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خدا تعالےٰ کے اس مکالمہ سے جو تورات کی کتاب پیدائش میں مندرج ہے۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر اس شہر میں ۵۰ صادق پائے جاتے۔ تو کبھی وہ برباد نہ ہوتا۔ بلکہ اگر ۴۰ یا ۳۰ یا ۲۰ بلکہ صرف ۱۰ نیک اور پاک لوگ اس سارے شہر میں موجود ہوتے۔ تو وہ اہل شہر پر عذاب آنے کے لئے بطور سپر اور ڈھال ہوتے۔ یعنے دس کی یا بیس کی یا زیادہ راستباز لوگوں کی موجودگی اہل شہر کے لئے شفاعت کا کام دیتی اور غضب الٰہی سے ان کو بچاتی۔ پس یہاں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر دس لوگ بھی موجود ہوتے۔ جنہوں نے الٰہی فضل کو اپنے اندر جذب کیا ہوتا تو اہل شہر پر کبھی عذاب نہ آتا۔ بلکہ خدا کے حضور ان کی موجودگی شفاعت کا کام دیتی۔ سو پاک لوگوں کی موجودگی دوسروں کو عذاب الٰہی سے محفوظ رکھنے اور ان کو رحمت الٰہی کا مستحق بنانے کے لئے شافع ہوتی ہے۔ اور جبکہ عام راستباز اس لحاظ سے شفیع بن سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ انبیاء و رسل جو قرب الٰہی کے انتہائی مقام تک پہونچے ہوتے ہیں۔ مخلوق الٰہی کے لئے شفیع نہ بن سکتے ہوں پس یہاں سے پاک اور راستباز لوگوں کا مخلوق کے لئے بطور شفیع اور سپر اور ڈھال ہونا ظاہر ہو رہا ہے۔ اور پتہ لگ رہا ہے۔ کہ ایسے لوگ خدا کی رحمتوں کو نہ صرف اپنے لئے جذب کرنے والے ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کی برکت اور توجہ سے دوسرے بھی رحمت الٰہی کے مورد بن جاتے ہیں اور شفاعت کا بھی یہی مطلب ہے کہ شفاعت سے لوگ عذاب جہنم سے محفوظ رہیں گے۔ اور جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲) پیدائش ۲۰/۷ میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ابی ملک بادشاہ کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ پر نیت بد رکھتا تھا رویا میں کہا۔ " اب تو اس مرد کی جورو پھیر دے۔ کیونکہ وہ نبی ہے۔ وہ تیرے لئے دعا مانگے گا سو تو جیتا رہے گا۔ پر اگر تو اسے پھیر نہ دے گا۔ تو یہ جان رکھ۔ کہ تو اور سب جو تیرے ہیں ضرور مر جائیں گے" اب یہاں خدا نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ نبی کی دعا ہمارے پاس شفاعت کرتی ہے۔ اور دوسروں کے لئے وہ زندگی بخش ہوتی ہے۔

(۳) خروج ۸/۸ تا ۱۴ میں آتا ہے:۔

"تب فرعون نے موسےٰ اور ہارون کو بلایا۔ اور کہا کہ خداوند سے شفاعت کرو۔ کہ مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعیت سے دفع کرے۔ اور میں ان لوگوں کو جانے دوں گا۔ تاکہ وہ خداوند کے لئے قربانی کریں۔ × × × × × × تب اس نے کہا۔ کہ تیرے کہنے کے مطابق ہو گا۔ تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں۔ اور مینڈک تجھے اور تیرے گھروں کو اور تیرے نوکروں کو اور تیری رعیت کو چھوڑ دینگے وہ دریا ہی میں رہا کریں گے۔ پھر موسےٰ اور ہارون فرعون پاس سے نکل گئے اور موسےٰ نے خداوند کے آگے بسبب مینڈکوں کے جو اس نے فرعون پر بھیجے تھے۔ دعا مانگی۔ خداوند نے موسےٰ کی دعا کے موافق کیا۔ اور مینڈک گھروں اور گاؤں اور کھیتوں میں سے مر گئے"۔

(۴) خروج ۸/۲۸ تا ۳۲ میں آتا ہے:۔

" فرعون بولا کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔ تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے لئے بیابان میں قربانی کرو۔ لیکن تم بہت دور مت جاؤ۔ میرے لئے شفاعت کرو موسےٰ بولا دیکھ میں تیرے پاس سے باہر جاتا ہوں۔ اور میں خداوند کے آگے شفاعت کروں گا۔ کہ مچھروں کے غول فرعون اور اس کے نوکروں اور اس کی رعیت پر سے کل جاتے رہیں × × × تب موسےٰ فرعون پاس سے باہر گیا اور خداوند سے شفاعت کی۔ خداوند نے موسےٰ کی عرض کے موافق کیا۔ اور اس نے مچھروں کے غولوں کو فرعون اور اس کے نوکروں اور اس کی رعیت پر سے دور کیا۔ کہ ایک بھی نہ رہا"۔

(۵) خروج ۹/۲۷ تا ۳۴ میں آتا ہے۔

" تب فرعون نے موسےٰ اور ہارون کو بلوایا۔ اور انہیں کہا کہ میں نے اس دفعہ گناہ کیا۔ خداوند عادل ہے۔ میں اور میری قوم گنہگار ہیں۔ خداوند سے شفاعت کرو کہ آگے کو اس طرح سے نہ گرجے۔ اور اولے نہ گریں۔ تب میں تمہیں جانے دوں گا۔ اور تم اس سے آگے یہاں نہیں رہنے کے۔ تب موسےٰ نے اسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند کے آگے ہاتھ اٹھاؤنگا۔ اور گرجنا موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی موقوف ہو نگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند ہی کی ہے۔ پر تو اور تیرے نوکر میں جانتا ہوں۔ کہ اب بھی خداوند خدا سے نہ ڈریں گے × × × اور موسےٰ نے فرعون پاس سے شہر کے باہر جاکے خداوند کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ سو گرجنا اور اولے موقوف ہو گئے۔ اور مینہ جو زمین پر تھا تھم گیا"

جو لوگ مسئلہ شفاعت کے منکر ہیں انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب اس دنیا میں شفاعت سے عذاب دور ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ عالم آخرت میں دور نہ ہو سکے۔ اور اگر اس جہان میں شفاعت یعنے دعا سے عذاب کا ٹل جانا عقل انسانی پر بار نہیں تو کیوں عالم آخرت کی شفاعت جو بعینہٖ اسی قسم کی ہوگی عقل کے خلاف ہو جاتی ہے ہاں اس امر میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ وہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیر صاحب "احسان" کے "دیوان عالی" کی حقیقت

اخبار احسان نے حال ہی میں ضلع شیخوپورہ کی ایک مجلس کی قرارداد درج کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"ہم نے ایک دفعہ یہ تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ ہم مختلف ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے علماء کو ہندوستان کے کسی مقام پر جمع کرنے کا بندوبست کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ایک دیوانِ عالی کی حیثیت سے مرزائیت کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کریں۔ لیکن مرزا صاحب کسی بات پر اظہار رضامندی نہیں کرتے؟"

مدیر صاحب احسان نے لکھنے کو تو لکھ دیا کہ مرزا صاحب نے اظہار رضامندی ظاہر نہ کی لیکن جس وقت انہوں نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ اسی وقت اس کا جو نہایت معقول جواب دیا گیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے پھر انہیں دیوان عالی بھول ہی گیا۔ اس کا ذکر نہیں کیا۔

چونکہ دیوان عالی کی اس بھونڈی تجویز کے متعلق خود مدیر صاحب احسان کو اطمینان نہ تھا۔ اس لئے جلد ہی اس تجویز میں تغیر و تبدل ہونے لگا۔ چنانچہ پہلی تجویز تو "احسان" میں یہ پیش کی گئی تھی کہ

"احمدی اپنے پیشوا کے عقائد و دعاوی کو ہر خیال اور ہر عقیدہ کے مسلمان علماء کے ایک دیوان عالی کے سامنے پیش کر کے اپنے کفر و اسلام کے متعلق فیصلہ حاصل کریں"

لیکن جب اس کے متعلق یہ لکھا گیا کہ جس "دیوان عالی" کے سامنے اپنے عقائد پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو کہا جا رہا ہے۔ اس کے ارکان کے اپنے عقائد میں اختلاف ہے۔ اور جب وہ اپنے عقائد کا اختلاف دور نہیں کر سکتے۔ اور اس اختلاف کی بناء پر وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ان فتووں سے ظاہر ہے۔ جو ایک فرقہ کے علماء نے دوسرے فرقوں کے متعلق دے رکھے ہیں۔ تو انہیں ہمارے کفر و اسلام کا فیصلہ کرنے کا کیا حق ہے۔ جو لوگ خود ہی کفر کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان سے کسی اور جماعت کے کفر و اسلام کے فیصلہ کا خیال بھی دل میں لانا انتہا درجہ کی بے ہودگی ہے

پھر لکھا :۔

"ہمیں احرار کے علماء کے دیوانِ عالی کی تجویز بسر و چشم منظور ہے۔ بشرطیکہ علماء میں کوئی ایسا شخص شریک نہ ہو جس کے عقائد پر کفر کا فتوے لگ چکا ہو۔ اور جو خود فتوٰئے تکفیر کے نیچے دبا ہوا نہ ہو۔ بلکہ ہر شخص ایسے عقائد کا پابند ہو۔ جس پر آج تک کسی نے کفر کا فتوے نہ لگایا ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دیوان میں وہی علماء شریک ہوں جنہوں نے آج تک جماعت احمدیہ کے خلاف کبھی اظہار رائے نہ کیا ہو اور نہ اپنی عداوت اور دشمنی کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر چکے ہوں"۔

(الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۵ء)

مدیر صاحب "احسان" سے جب اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ تو اپنی پہلی تجویز کو نظرانداز کر کے ایک دوسرا رنگ اختیار کر لیا۔ چنانچہ لکھا :۔

"وہ (احمدی) اپنی اسلامیت کو مسلمانوں کے ایک دیوانِ عالی کے سامنے ثابت کر دکھائیں۔ اور ان الزامات سے جو اسلام دشمنی اور تخریب ملت کے بارے میں ان پر لگائے جا رہے ہیں۔ اس دیوانِ عالی کے سامنے برأت حاصل کرنے کی کوشش کریں"

گویا علماء کا "دیوانِ عالی" عام مسلمانوں کا دیوانِ عالی بن کر رہ گیا اسی طرح اس میں پیش ہونے والے امور میں بھی تغیر و تبدل واقع ہو گیا پہلی تجویز میں یہ بات تھی۔ کہ "اپنے پیشوا کے عقائد و دعاوی" کا فیصلہ کرائیں۔ مگر پھر یہ تجویز کر دی گئی کہ "ان الزامات سے جو اسلام دشمنی اور تخریب ملت کے بارہ میں لگائے جا رہے ہیں" اپنی بریت کی کوشش کریں۔ غرضیکہ جس دیوانِ عالی کی تجویز کے متعلق مدیر صاحب احسان خود اپنی رائے پر قائم نہ رہ سکے۔ بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس "دیوانِ عالی کے ارکانِ" میں بھی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ اور اس میں پیش ہونے والے امور میں بھی تو ناظرین غور فرمائیں۔ کہ ایسے دیوانِ عالی کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ اور اسے یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی جماعت کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ اس کے ارکان آپس میں بھی متحد العقیدہ نہ ہوں۔ وہ ارکان جو ہر وقت ایک دوسرے کے خلاف کفر کا بازار گرم رکھنے کے عادی ہوں۔ اور جو معمولی معمولی باتوں پر کفر کے فتوے جاری کرنے کے عادی ہوں۔ وہ کسی جماعت کے متعلق کیا فیصلہ صادر کر سکیں گے

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ مدیر صاحب احسان نے جس وقت شروع میں "دیوان عالی" کی تجویز پیش کی۔ اور اس کے قیام پر زور دیا۔ اس وقت وہ احرار کے دستِ راست اور ان کے بہت بڑے حامی بنے ہوئے تھے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کو امیر شریعت اور دیگر احراری مولویوں کو "علماء زمانہ" سمجھتے۔ اور اس وقت انہی کو وہ "دیوانِ عالی" کے سب سے بڑے ارکان قرار دیتے تھے۔ لیکن آج وہی "امیر شریعت" اور "احراری علماء" مدیر صاحب احسان کے نزدیک مسلمانوں سے غداری کرنے والے اسلام کو نقصان پہنچانے والے۔ حتےٰ کہ مثیل یزید بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ "احسان" ۱۴ر نومبر کے صفحہ پر سارے صفحہ کی چوڑائی میں لکھا ہے۔ کہ

"شاہی مسجد کے جلسہ میں مسجد شہید گنج زندہ باد کے نعرہ پر احراری خودسروں کی یزیدانہ حرکت"

پس اگر ان حالات کو دیکھا جائے کہ جہاں علمائے کرام کا آپس میں سخت تفرقہ اور شقاق ہے۔ وہاں ان کے معتقدوں کی بھی یہ حالت ہے کہ آج جسے وہ "امیر شریعت" کہتے ہیں۔ کل اسے غدار اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ قرار دیتے ہیں۔ تو ان کے "دیوانِ عالی" کی حیثیت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کسی جماعت کے متعلق اس کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرے۔

مدیر صاحب "احسان" کے "دیوانِ عالی" کی حقیقت تو اس سے ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ وہ ارکان جن کو وہ اسلام کے اصلی نمائندہ قرار دیا کرتے تھے۔ آج انہیں اسلام کے دشمن قرار دے رہے ہیں۔ لیکن اس کے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ بھی درج کیا جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے :۔

فیض عام شربت فولاد جو امراضِ مستورات کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ کمی و بیشی حیض۔ سیلان اسقاط۔ اٹھرا ہسٹیریا۔ محرومی اولاد۔ کمی دودھ۔ زردی رنگت موٹاپا۔ داغ چہرہ اور صفائی خون وغیرہ کیلئے مشہور اور ازبس مفید ہے قیمت پچاس خوراک بوتل ۱۲ علاوہ محصول

فیض عام منجن آبدار جو بلحاظ نہایت مفید نفیس۔ لذیذ اور ارزاں تر ہونے کے تمام بیش قیمت منجنوں مسیتوں اور پیسٹوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ ہر طبقہ مزاج اور موسم کیموافق ہے جس نے بھی استعمال کیا۔ اسکی خوبیوں کا معترف اور گرویدہ ہو گیا۔ قیمت فی تولہ ۱ر۔ ۲ تولہ کی خوشنما سپید ار شیشی ۳ر علاوہ محصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ، ولا یبقی من القرآن الا رسمہ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (مشکوٰۃ کتاب العلم) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کا صرف نقش باقی رہ جائے گا اس کی تعمیل پر عمل نہ ہوگا۔ اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے تمام مخلوق سے بدترین ہونگے انہیں سے فتنے نکلیں گے۔ اور وہی ان کا موجب اور باعث ہونگے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کی اطلاع دے چکے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے علماء تمام مخلوق سے بدترین ہونگے۔ وہ فتنے اٹھانے اور ان کو ہوا دینے کا موجب ہونگے۔ اسلام اور قرآن مجید سے انہیں کوئی لگاؤ نہ ہوگا۔ اور اس کی تعلیم کو وہ فراموش کر دیں گے۔ موجودہ زمانہ علماء کی اس حالت کا بعینہ یہ نقشہ پیش کر رہا ہے۔ اور جو کچھ مخبر صادق حضرت رسول مقبول نے ان کے متعلق فرمایا تھا۔ آج وہ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق اخبار اہل حدیث و دیگر متعدد اخبارات وقتاً فوقتاً تصدیق کر چکے ہیں۔ اور اب حال ہی میں انتخاب بجنور کے موقعہ پر مدیر صاحب "احسان" نے خود بھی دیکھ لیا ہے کہ ان کے "علماء" نے اسلام دشمنی کا کیسا ثبوت دیا ہے پس ان حالات میں جب کہ علماء کی حالت ایسی بدترین ہوگئی ہو۔ اور اسلام کا نام صرف ان کی زبانوں پر ہی رہ گیا ہو ورنہ ان کی تعلیم سے وہ کوسوں دور جا پڑے ہوں تو اس صورت میں کون عقلمند ان کے "دیوان عالی" کے فیصلہ کو صحیح تسلیم کرے گا۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل جامعہ

درخواستہائے دعا

محمد عبدالحق صاحب گنج کی لڑکی اور مولوی قاسم علی خان صاحب قادیانی رامپوری بیمار ہیں۔ احباب دعا صحت فرمائیں۔

خلفا پر الہامات کا نزول

کیا "پیغام" نے مطالبہ پورا کر دیا ہے

میں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ۱۲ر جولائی ۱۹۳۷ء کے پیغام صلح میں درج مضمون کا جواب الفضل میں شائع کرایا۔ اب ۱۲ر اکتوبر کے "پیغام صلح" میں بمبئی سے کسی شخص نے اس مضمون کا بعنوان "قادیانی خلافت" جواب دینے کی ناکام سعی کی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں اعتراض یہ کیا تھا کہ

"ان سے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے) پوچھا جاتا ہے کہ وہ الہام بتاؤ جس میں خدا نے آپ کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔ (پیغام ۱۲ جولائی) اس کا جو جواب دیا گیا۔ اس کا ذکر کرتا ہوں مضمون نویس لکھتا ہے

آخری قسط میں ڈاکٹر صاحب قبلہ کو مندرجہ ذیل چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک خلفاء کی پہچان کا معیار صرف وہ الہام ہوتا ہے۔ جس میں ان کو خدا کہے کہ تم میرے قائم کردہ خلیفہ ہو لیکن جس مدعی خلافت میں یہ معیار نہ پایا جاتے۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک خلیفہ برحق اور واجب الاطاعت نہیں مانا جا سکتا۔ ہم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ بتائیں۔ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہم کو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر خلیفہ مانتے ہیں تو اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق ان کا ایمان جبھی قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کے ایسے الہام پیش کریں۔ جن میں خدا نے ان کو خلیفہ قرار دیا ہو اور اگر وہ ایسے الہام ان چاروں خلفاء کے پیش نہ کر سکیں اور ہرگز نہ پیش کر سکیں گے تو ثابت ہو جائے گا۔ کہ دراصل ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے نزدیک خلفاء اربعہ بھی (نعوذ باللہ) خدا تعالے کے قائم کردہ سچے خلیفے نہیں تھے۔ (یہاں سے اگلی عبارت پیغام کے نامہ نگار نے نقل نہیں کی۔) پھر چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالے عنہ کا بھی کوئی ایسا الہام ان کے پاس نہیں جس میں خدا نے آپ کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت بھی اس معیار کے مطابق (نعوذ باللہ) خلافت حقہ قرار نہیں دی جا سکے گی۔ حالانکہ اہل پیغام آپ کو خلیفۃ المسیح مان چکے ہیں؟

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ:۔

"ہاں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو الہام ہوتا ہے اور بار بار ہوتا ہے۔ جس طرح حضرت آدمؑ سے لے کر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم تک سب کو ایک بار نہیں ہزار بار الہام ہوا کہ آپ خدا کے قائم کردہ خلیفہ ہیں (حضور کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے لے کر حضرت مسیح موعود تک سب کو بار بار الہام ہوا۔ کہ تم لوگ حضرت محمد مصطفیٰ کے خلیفہ اور جانشین ہو۔ حضور کی غلامی میں جو خلافت حضرت مسیح موعود تک اور آئندہ مجددین کو ملتی رہی ہے اور ملتی رہے گی۔ اس کے لئے الہام کا ہونا ضروری ہے۔" (پیغام صلح ۱۲ر اکتوبر)

ناظرین غور فرمائیں۔ کیا اس جواب میں ہمارا مطالبہ پورا کیا گیا ہے۔ یا کئی نئے دعاوی پیش کر دئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جو مطالبہ ہم سے کیا تھا۔ ہم نے اس معیار کی پرکھ کے لئے یہ عرض کیا اگر وہ خلفاء اربعہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہم کی خلافتوں کے برحق تسلیم کرنے والے ہیں تو ان کے الگ الگ ایسے الہام پیش کریں اور یہ ہمارا جائز اور درست مطالبہ تھا۔ مگر اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اور جو کچھ کہا ہے وہ بھی محتاج ثبوت ہے۔

اول:۔ خلفاء کی بابت لکھا ہے کہ "سب کو ایک بار نہیں ہزار بار الہام ہوا کہ آپ خدا کے قائم کردہ خلیفہ ہیں" ہم اگرچہ اس ادعا کے متعلق یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے صرف خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے ہزار ہزار الہام پیش کریں۔ لیکن بطریق تنزل نامہ نگار صاحب سے اور تمام غیر مبایعین سے گزارش ہے کہ وہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے صرف دس دس ایسے الہام پیش کر دیں جن میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مطالبہ کے مطابق یعنی یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض کی طرح ہر ایک خلیفہ کو خدا نے کہا ہو کہ آپ میرے قائم کردہ خلیفہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل شفا حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں یا درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایکما دعہ محصول ۷ر کل ۱۲

ملنے کا پتہ:۔ انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

217
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سچے جانشین ہیں۔ لیکن اگر اس مطالبہ کو پورا نہ کرسکیں۔ تو پھر کم از کم اخلاقی فرض یہ ہونا چاہیئے کہ پیغام صلح میں صرف یہ اعلان کرایا جائے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مطالبہ صریح طور پر غلط اور فضول ہے۔

دوم:۔ لکھا ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں جو خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک اور آئندہ مجدد دین کو ملتی رہی۔ اور ملتی رہے گی اس کے لئے الہام کا ہونا ضروری ہے"۔

اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں جو خلافت آئندہ ملتی رہے گی" کے الفاظ میں جس خلافت کا ذکر اس کے حاملین میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ میں کوئی فرق ہوگا۔ یا نہیں؟ اور کیا ان خلیفوں کے منکرین پر بھی فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کا فتویٰ قرآنی عائد ہوگا یا نہیں؟

سوئم:۔ "خلافت آئندہ ملتی رہیگی" کے جملہ میں جن آنے والے خلفاء کا اقرار کیا گیا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے چاروں خلفاء کی طرح ایک دوسرے کے بعد ہونگے۔ یا اس کے خلاف یعنی ایک وقت میں کئی خلفاء ہوں گے؟ اگر ایک وقت میں کئی خلفاء ہوں گے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے خلفاء کے ساتھ ان خلفاء کی مشابہت کیونکر ثابت ہوگی؟

چہارم:۔ "آئندہ" "جو مجدد دین" تسلیم کئے گئے ہیں۔ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت سے کھڑے ہوں گے۔ یا دیگر مسلمانوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں۔ بہر حال جو صورت بھی ہو۔ اس کا ثبوت پیش کیا جائے۔

اس کے بعد مضمون نگار کے اپنے پیش کردہ معیار کی رو سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کو خلافت حقّہ دراشدہ ثابت کیا جاتا ہے۔ پیغام کے نامہ نگار نے خلافت حقّہ کا جو معیار پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے

"ہاں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو الہام ہوتا ہے اور بار بار ہوتا ہے"۔ یعنی خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کو الہامات ہوتے ہیں۔ اگر یہ معیار نیک نیتی سے پیش کیا گیا ہے تو سنئے:۔

"حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج سے ۲۲ برس پہلے ۱۹۱۵ء میں خواجہ کمال الدین صاحب کو خطاب کرکے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بار بار بتایا ہے کہ میں خلیفہ ہوں۔ اور یہ کہ وہ میرے مخالفوں کو آہستہ آہستہ میری طرف کھینچ لائے گا۔ یا تباہ کردے گا۔ اور ہمیشہ میرے متبعین میرے مخالفوں پر غالب رہیں گے۔ یہ سب باتیں مجھے متفرق اوقات میں اللہ تعالےٰ نے بتائی ہیں"۔ (القول الفصل ص۵)

"میں تمہیں خدا کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہتا ہوں کہ میں نے حصول خلافت کے لئے کوئی منصوبہ بازی نہیں کی۔ میرے مولا نے پکڑ کر مجھے خلیفہ بنا دیا ہے"۔

(القول الفصل ص۲)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے مضمون میں جو اعتراضات کئے تھے ان میں سے ایک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک "الہام" پر بھی ہے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں:۔

"میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ابھی وہ ستره ۱۷ سال کے تھے کہ انہیں الہام ہوا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ بے شک جو لوگ تیری اتباع کرتے ہیں۔ وہ تیرے منکرین پر قیامت کے دن تک غالب رہینگے"۔

(اخبار پیغام صلح ۱۲؍ جولائی ۱۹۳۷ء ص۵)

پس نامہ نگار کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو الہام ہوتا ہے اور بار بار ہوتا ہے"۔ ادہر القول الفصل ص۵ کی عبارت میں صاف طور پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ اعلان موجود ہے

"اللہ تعالےٰ نے مجھے بار بار بتایا ہے۔ کہ میں خلیفہ ہوں"۔ اب اہل پیغام کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت حقّہ کے متعلق کیا شک ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات پھر نامہ نگار حبیب الرحمٰن صاحب آف بمبئی نے اپنے مضمون میں لکھی ہے۔ یہ ہے۔ کہ

"خلفائے راشدین اور ان کی خلافت ہرگز نعوذ باللہ ایسی نہیں جس کے منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوں۔ حضرت ابوبکر حضرت عثمان اور حضرت علی کی خلافت کے منکر ایک نہیں بلکہ ہزاروں ان کی حین حیات اور عہد خلافت میں موجود تھے۔ کیا کبھی اور کسی موقعہ پر حضرت ابوبکر۔ حضرت عثمان اور حضرت علی نے اپنے منکروں کو کافر کہا"۔

اس کے جواب میں مختصراً ایک عام فہم بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام اہلِ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اب صرف مجدد مانتے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب لکھ چکے ہیں۔

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے اور ایسے ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام طبع اول ص۱۸۵)

ادھر خدا تعالےٰ آیت استخلاف میں خلفاء کا ذکر کرکے فرماتا ہے۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(سورۃ النور ع۷)

یعنی جو خلفاء کا انکار کرے وہ فاسق ہوگا۔ ان دونوں امور کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس زمانہ کے مجدد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے والے پر جو فتوےٰ عائد ہوتا ہے۔ وہی فتوےٰ خلفاء کے منکروں کے لئے ہے یعنی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۲/۸) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی رسٹ واچ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

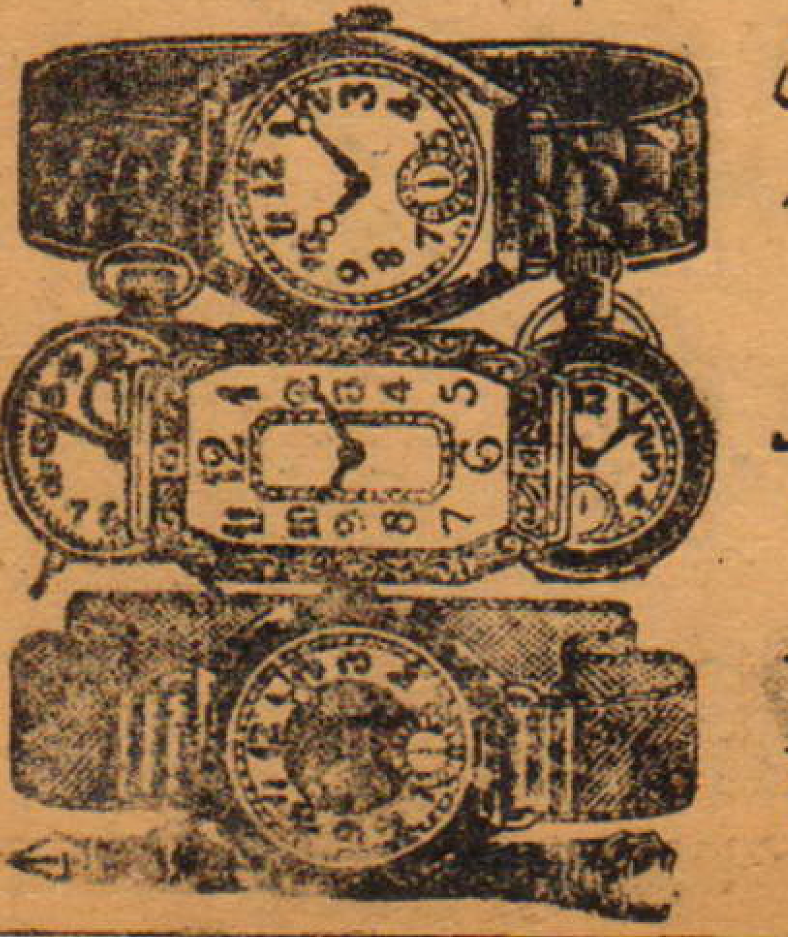

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں۔ صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پن معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب اصلی ٹھنڈی عینک ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا محصولڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ ناپسند ہونے پر قیمت واپس

منیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۳ا پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفہ کشمیر

پشمینہ فی گز ۵ سے ۷ روپے خالص اونی کشمیرانی تھان درجہ اول ۷ درجہ دوم للعہ شال پشمینہ ۱۰ سے ۳۰ لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول ۱۰ درجہ دوم ۸ لوئی ایک بری خودرنگ ۸ لوئی ایک بری سفید ۳۰ زعفران موگرہ فی تولہ ۱۲ درجہ دوم ۱۰ زیرہ سیاہ فی سیر ۱ بنفشہ فی سیر ۲ سلاجیت فی تولہ ۸ محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر:۔ جی ایم مینیجر شال ایجنسی سوپور کشمیر

رسالہ محشر خیال دہلی

کا

نمونہ مفت منگا کر خریدار ہو جایئے مفت نمونہ

طلب کرنے کے لئے

محشر خیال دہلی پتہ کافی ہے

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانہ کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جائینگے۔ فوراً آرڈر دیکر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس ۱۰ روپیہ	۵ روپیہ
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات روپیہ	تین ۳ روپیہ آٹھ آنہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار ۴ روپیہ	دو ۲ روپیہ
" " اول	دو ۲ روپیہ	ایک ۱ روپیہ
کلاہ پُرزر پشاوری درجہ خاص و اول	چھ ۶ روپیہ و پانچ ۵ روپیہ	تین ۳ روپیہ اڑھائی روپیہ
کلاہ پُرزر ,, وکلاہ سادہ پشاوری فی درجن	اٹھارہ ۱۸ روپیہ نو روپیہ	نو ۹ روپیہ و چار ۴ روپیہ آٹھ آنہ
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص و اول	بارہ ۱۲ روپیہ و چھ ۶ روپیہ	چھ روپیہ و تین روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ غلی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ پوسٹ بکس ۸ لودیانہ

احباب کرام وی پی ضرور وصول فرمالیں

"الفضل" نے اگر ایک وقت آپ کی عارضی مالی دقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ادائیگی پر اصرار نہیں کیا۔ تو کیا اس وقت جب کہ الفضل کو مالی مشکلات لاحق ہیں۔ آپ کا اولین فرض نہیں کہ بقایا ادا کر کے شکرگذار بنائیں۔ اسی طرح جن اصحاب کی خدمت میں پیشگی قیمت کی وصولی کے لئے وی پی کئے جاچکے ہیں۔ وہ وی پی وصول فرمالیں۔ اور سالانہ جلسہ پر قیمت کی ادائیگی ملتوی نہ کریں۔ کیونکہ اخراجات کیلئے اس وقت سخت وقت پیش آرہی ہے۔

(مینیجر)

دعائے مغفرت

میرے بھائی عبدالحکیم صاحب کی اہلیہ مسماۃ عائشہ بی بی بعمر ۳۰ سال عرصہ دو تین سال بیمار رہ کر ۷ نومبر کو فوت ہوگئیں۔ مرحومہ مخلص احمدی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

حکیم اللہ دتا سکرٹری جماعت احمدیہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماءاللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہوجائیگی اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہونگی۔ عرق ماءاللحم فی بوتل للعہ صرف رمضان میں رعایتی قیمت ہے اور حلوا مقوی ۱۲ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

شادی ہوگئی ——— آپ جو چیز چاہتے ہیں ——— وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکالکر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء و معزز حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے کے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اسکے اندر کوئی زہر اور نشہ دوا شامل نہیں ہے دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵ روپیہ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

218

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک کی اعلیٰ تعلیم یافتہ مستورات میں کتاب کی مقبولیت

محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

تحریر فرماتی ہیں۔ آج کہ ملک انسانیت کے اصل جوہر تمدن و اخلاق صحیحہ کے فقدان کے باعث درندوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔ ضرورت ہے۔ ایسے لٹریچر کی جو والدین و نونہالان قوم و ملک کی روحانی و جسمانی تربیت کر سکے سو خوشی کا مقام ہے۔ کہ جناب اسلم صاحب نے کتاب بچوں کی تربیت تالیف کر کے ملک کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ کتاب ہذا میں تربیت کے ہر پہلو کو مختلف ابواب میں نہایت دلپسند انداز میں تحریر کیا ہے میرے خیال میں ہر وہ لڑکی جو فرائض تربیت کو سمجھ سکتی ہے۔ اس کتاب کو ضرور حاصل کرے کہ صنف نسواں بنائے انسانیت ہے۔ عورت کی جہالت نے ملک کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اور اس کی سعی بلیغ حیات جاوید کا پیغام ہوئی۔ لہٰذا ضرورت ہے۔ کہ علاوہ والدین کے ہر نوجوان لڑکی کے جہیز میں بھی یہ کتاب موجود ہو۔ جو فاضل مولف نے اقوام عالم میں اتحاد اور وسیع انسانی ہمدردی کے قابل قدر جذبات کے ساتھ تالیف کی ہے مصنف مستحق مبارکباد ہے۔ امید ہے۔ ملک کے اہل نظر اس کی قدر کریں گے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔

محترمہ امت الرحمٰن صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نصرت گرلز ہائی سکول

تحریر فرماتی ہیں۔"

میں نے اس کتاب کو شروع سے لیکر آخیر تک بہت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ فاضل مصنف کی سعی واقعی قابل تعریف ہے۔ اس کتاب میں تمام کے تمام عملی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ بچوں کی طبعی خاصیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ تجویز کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قابل مصنف نے تربیت جیسے پیچیدہ اور مشکل مسئلے کو خوش اسلوبی سے اور عام فہم طریق پر بیان کر کے قابل عمل بنا دیا ہے۔ میرے خیال میں یہ کتاب نہ صرف ماؤں۔ بلکہ استادوں کیلئے بھی جن کے ہاتھوں میں بچوں کی تربیت کی باگ ڈور ہے۔ بطور guide کے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کا صحیح طور پر مطالعہ کرنیوالوں کیلئے۔ یہ کتاب نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگی اور جناب مصنف کے حقیقی مقصد کو ثابت کریگی۔

انشاء اللہ العزیز۔

محترمہ آمنہ قمر آرا صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ارشاد فرماتی ہیں۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں وہ تمام اصول اور ہدایات درج کر دی ہیں۔ جن کا جاننا والدین کے لئے ضروری ہے جس تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور ہر ایک ذاتی جوہر کو صحیح نشوو نما دینے کا جو طریق قابل مصنف نے اختیار کیا ہے وہ نہایت ہی اعلےٰ اور ساتھ ہی سہل ترین بھی ہے۔ امید ہے والدین اپنی اولادوں کو صحیح طریق سے تربیت کر کے اور ان امور کو مدنظر رکھ کر جو فاضل مصنف نے بیان کئے ہیں۔ نہ صرف اپنی اولادوں پر احسان کریں گے۔ بلکہ اپنی قوم و ملت کے لئے بھی برکت کا موجب ہوں گے۔ کتاب واقعی قابل دید ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں کی تربیت

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء) "سو میں بوڑھوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ جوانوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور بچوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور خصوصاً بچوں کو ہی مخاطب کرتا ہوں کیونکہ بڑوں کو جو خراب عادتیں پڑ چکی ہوں۔ ان کا دور ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر بچپن کی عمر سے ہی نیک باتیں سیکھیں اور ان کو اپنی عادت بنا لیں۔ تو ان کی تمام زندگی سنور سکتی اور سکھ اور آرام میں گذر سکتی ہے۔

محترمہ بیگم صاحبہ عبد القادر صاحب بی۔ اے ارشاد فرماتی ہیں

بچوں کی تربیت کے نام سے ایک کتاب جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے لکھی ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کے لحاظ سے نرالی ہے۔ نونہالان قوم کیلئے ایسی کتابوں کی بہت ضرورت ہے۔ چاہئے۔ کہ ہر گھر میں یہ کتاب موجود ہو۔ امید ہے۔ یہ کتاب بہت جلدی مقبول عام ہو جائے گی۔

شریمتی تیج کور صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر گوجرانوالہ فرماتی ہیں

(ترجمہ انگریزی) میں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ یقیناً یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے از حد مفید ہے جنکو کہ اپنے بچوں کی اصلاح کی فکر ہے۔ علاوہ والدین کے مدرسین کیلئے بھی یہ کتاب مفید ہے۔ میں اس کتاب کے متعلق خوشی کا اظہار کرتی ہوں غالباً اردو میں اس قسم کی یہ پہلی کتاب ہے جس میں تربیت کے اصول اور عملی طریقے بتلائے گئے ہیں۔ میں قابل مصنف کو مبارکباد دیتی ہوں۔

اس کتاب نے جس قدر جلدی مقبولیت حاصل کی ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ کہ چند ماہ میں پہلا ایڈیشن قریباً ختم ہو رہا ہے۔ بھوڑے سے نسخے باقی ہیں۔ اڑھائی سو صفحے کی کتاب ہے۔ قیمت صرف ۶/۔ بہار احمدیت اسلم صاحب کی نئی پرانی نظمیں۔ ملکانہ بھجن۔ لوریاں سب جمع کر دی گئیں ہیں۔ قیمت ۲/

ابراہیم عادل گلی بدررو کلاں۔ گوجرانوالہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیروزپور ۱۳ نومبر۔ جناب پیر اکبر علی صاحب بی اے ایل ایل بی۔ ایم ایل اے کی طرف سے ملاپ کو اس بنا پر ۶ ہزار روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ ملاپ نے یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ کے باہم تعلقات کے متعلق ایک غلط خبر آپ کی طرف منسوب کر کے شائع کی تھی۔ چونکہ ایڈیٹر ملاپ نے جناب پیر صاحب سے تحریری معافی مانگ لی ہے۔ اس لئے آپ نے قانونی اقدام کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ آل انڈیا کرکٹ ٹیم اور لارڈ ٹینی سن کی ٹیم کے درمیان ٹسٹ میچ جو ہفتہ کو لاہور میں ہوا۔ اس میں ہندوستانی ٹیم نے صرف ۱۲۱ رنز کیں۔ اس کے بالمقابل دوسری ٹیم نے صرف دو وکٹوں پر ۱۰۰ رنز کیں گوہر نے ہندوستانی ٹیم کے چھ کھلاڑیوں کو ۵۴ رنز ہونے تک آؤٹ کر دیا۔

ٹوکیو ۱۳ نومبر۔ جاپانی اخبار "آساہی شمبون" لکھتا ہے۔ کہ جاپانی وزارت خارجہ جنرل فرانکو کی حکومت کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس وقت تک جنرل فرانکو کی حکومت کو بین الاقوامی تعلقات کی نزاکت کے پیش نظر تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن باثر حلقوں میں اس بات کی تائید کی جا رہی ہے۔ اور اسے اشتراکیت کے خلاف محاذ کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا جا رہا ہے۔

برسلز ۱۳ نومبر۔ چین اور جاپان کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے برسلز میں جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کی دعوت کو جاپان نے مسترد کر دیا ہے۔ اس استرداد کے پیش نظر مسٹر ولنگٹن کو نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ یہ کانفرنس جاپان کو سامان حرب بھیجنے پر پابندی عاید کرنے اور چین کی امداد کرنے کا فیصلہ کرے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ آج بعد نماز جمعہ شاہی مسجد میں مجلس احرار کے زیر اہتمام چوہدری افضل حق کی صدارت میں یوم فلسطین منانے کے سلسلہ میں جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ جلسہ گاہ سے مجلس احرار زندہ باد کے نعرے لگائے گئے جس کے جواب میں کسی شخص نے مسجد شہید گنج زندہ باد کا نعرہ لگا دیا۔ یہ نعرہ سن کر احراری سیخ پا ہو گئے۔ اور اس پر ٹوٹ پڑے تین نیلی پوش رضاکار ان کے ہاتھ آ گئے جنہیں وہ جوتوں اور مکوں سے زدوکوب کرنے لگ گئے۔ جن لوگوں نے ان نیلی پوشوں کو بچانے کی کوشش کی وہ بھی احراریوں کے ہاتھوں پٹ گئے۔ اس ہنگامہ سے جلسہ میں گڑبڑ پڑ گئی اور بیشتر لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ شام کو پھر ایک نیلی پوش کو جو مسجد میں بھی احراریوں کے ہاتھوں مضروب ہوا تھا یکی دروازہ کے اندر دو احراریوں نے زدوکوب کیا۔ احراریوں کی اس فتنہ انگیزی کے باعث عام مسلمانوں میں احراریوں کے خلاف سخت نفرت و بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

نیلور ۱۳ نومبر۔ کل سشن جج نے مسٹر باٹلی والا سوشلسٹ لیڈر کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے انہیں چھ ماہ قید محض کی سزا دی۔ اور فیصلے میں لکھا۔ کہ تقریر کی رپورٹ کی غلطیاں اتنی کافی نہیں جس کی وجہ سے شارٹ ہینڈ رپورٹ کو غلط قرار دیا جا سکے۔ اس تقریر سے ملزم کا مقصد عوام الناس کو اس امر کی تلقین کرنا تھا۔ کہ وہ اقتصادی انقلاب برپا کرنے کے لئے کانگرس کا ساتھ دیں

لنڈن ۱۲ نومبر۔ کل جس وقت دو منٹ کی خاموشی کی تقریب منائی جا رہی تھی۔ ایک شخص ہجوم سے نکل کر فوجی دستوں سے گذرتا ہوا ملک معظم کی طرف "مردہ باد جنگ۔ یہ سب ریاکاری ہے" کہتا ہوا بڑھا۔ پولیس نے اس آدمی کو روک کر خاموشی کے اختتام تک اسے دبوچے رکھا ملک معظم اس واقعہ کے وقت سامنے کھڑے تھے اور وسیع ہجوم بھی خاموش کھڑا تھا۔ ہوم آفس کا بیان ہے کہ یہ شخص ۱۲ ستمبر کو ایک دماغی ہسپتال سے بھاگ نکلا تھا۔ ملزم کا بیان ہے۔ کہ اس نے تین دن پیشتر اس مظاہرہ کی تجویز سوچی تھی۔ لیکن ملک معظم یا کسی دوسرے شخص پر حملہ کا ارادہ نہ تھا۔

ٹوکیو ۱۳ نومبر۔ مرکزی جاپان میں ایک کان کے گرنے سے ۶۰۰ کے قریب لوگ ہلاک ہو گئے۔ ۱۳ ہزار کان کنوں کی جھونپڑیاں بالکل تباہ ہو گئیں۔ مادہ آتشگیر کے ذخائر زور سے بھڑک اٹھے جن کے باعث تمام نواحی علاقہ شعلہ زار بن گیا آگ کئی گھنٹے تک بھڑکتی رہی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ۳۰ سو کان کن جھلس گئے۔

منیلا ۱۳ نومبر۔ کل شب جزیرہ لوزان کے وسط میں شدید طوفان آب دباد آیا جس کے نتیجہ میں ۳۰۸ اشخاص ہلاک اور ۵۰ ہزار سے زائد بے خانماں ہو گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن مواصلات کے مکمل انقطاع کے باعث ابھی تک تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ املاک کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔

ٹامکن ۱۳ نومبر۔ امریکن سفارتخانہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شنگھائی سے تقریباً ۷۰ میل کے فاصلہ پر ایک ہسپتال پر جس کا انتظام امریکن چرچ مشن کے ہاتھوں میں ہے جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ جس سے دو چینی ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

ٹوکیو ۱۳ نومبر۔ برسلز کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو مسترد کرتے ہوئے جاپان نے جو جواب بھیجا ہے اس میں لکھا کہ جاپان چین میں جو کچھ کر رہا ہے حفاظت خود اختیاری کے طور پر کر رہا ہے۔ چین نے جاپان کو چیلنج کیا۔ جس سے وہ اس کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ان حالات میں جاپان کا اس کانفرنس میں شریک ہونا ناممکن ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ جاپان پر معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام لگایا جا چکا ہے

قادیان ۱۴ اکتوبر۔ آج ۴½ بجے شام یہاں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جھٹکے دس بارہ سیکنڈ تک محسوس ہوتے رہے نقصانات کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

پشاور ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ صوبہ سرحد کی وزارت نے ہاتھی خیل کے قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ ان قیدیوں کو ۱۹۲۹ء میں ایک مقدمہ بلوا میں سزا ہوئی تھی۔ جس میں ایک کپتان ہلاک اور ۴ گورے سپاہی زخمی ہوئے تھے

امرتسر ۱۴ نومبر۔ آج جامع مسجد خیر دین میں مولوی عطاء اللہ بخاری تقریر کر رہے تھے۔ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ اور مؤذن اذان دینے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مولوی صاحب نے فرعونی لہجہ میں آواز دی "او میاں مؤذن پانچ منٹ ٹھہر جاؤ" مؤذن رک گیا۔ لیکن مولوی صاحب پانچ منٹ کی بجائے ۱۲ منٹ تک تقریر کرتے رہے۔ ایک نوجوان نے ان کی اس حرکت پر انہیں ٹوکا۔ لیکن وہ احراری امیر شریعت کیا۔ جن کو ندامت کا احساس پیدا ہو۔ ان کی اس حرکت کے خلاف سخت بیزاری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ ۱۴ نومبر۔ گاندھی جی نے تین چار دن اور کلکتہ میں قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بنگال کے وزراء کا خیال ہے کہ سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کے مسئلہ کے سلسلہ میں مزید گفت و شنید کے لئے گاندھی جی کی موجودگی ضروری ہے۔ باخبر سیاسی حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ گورنر بنگال قیدیوں کے متعلق مصالحت آمیز پالیسی کا اعلان کریں گے۔

الہ آباد ۱۴ نومبر۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اعلان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی